شیمہ رضوی اور ان کی کتاب اردو غزل اور اس کا فکری و فنی نظام

ڈاکٹر محمد اکمل

اسسٹنٹ پروفیسر شعبۂ اردو، خواجہ معین الدین چشتی اردو، عربی، فارسی یونی ورسٹی، لکھنؤ

غزل اردو شاعری کی وہ صنف سخن ہے جو ہمیشہ مقبول اور ہر دل عزیز رہی۔ اردو غزل کے فکر و فن کی بات کی جائے تو ڈاکٹر شیمہ رضوی کی کتاب۔"اردو غزل اور اس کا فکری و فنی نظام" کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ ڈاکٹر شیمہ رضوی نے اردو شاعری کی ایک ایسی صنف اور اس کے فکری و فنی نظام پر قلم اٹھایا ہے جس کے بارے میں ناقدین ادب کی مختلف آرا رہی ہیں۔ کئی لوگوں نے غزل گوئی کی مخالفت اور کئی نے موافقت کی۔ اردو کے پہلے نقاد الطاف حسین حالی نے اپنی کتاب مقدمہ شعر و شاعری میں غزل پر اعتراضات کئے، حالی کو اردو غزل کے مضامین کی یکسانیت سے اکتاہٹ ہوتی ہے، ان کو ایک ہی شاعر کے دیوان غزلیات میں 'چاک گریباں' کا مضمون ۲۳ ر صورتوں میں بندھا ہوا دکھائی دیتا ہے، انہوں نے غزل میں سنڈاس کی بدبو محسوس کی۔ کلیم الدین احمد کے مطابق غزل نیم وحشی صنف سخن ہے۔ عظمت اللہ خاں تو یہاں تک کہتے ہیں کہ غزل کی گردن بے تکلف اور بے تکان مار دی جائے، ساتھ ہی یہ بھی کہتے ہیں کہ قافیہ کی تلاش میں غزل کے مضمون میں بے ربطی پیدا ہو جاتی ہے، چنانچہ وہ لکھتے ہیں۔

> "(غزل کا) ایک عاشقانہ شعر ہو گا تو ایک تصوف میں رنگا ہو گا، ایک میں تعلی ہو گی تو ایک میں سوقیانہ پن، ایک بھرتی کا ہو گا تو ایک حکیمانہ، ایک میں معشوق مسکراتا ہے تو ایک میں رقیب کے چونچلے کرتا ہے، غرض اس غزل کا ہر شعر ایک دوسرے سے بے ربط ہو گا۔" سریلے بول، ص:۳۶

دوسری طرف عبادت بریلوی، یوسف حسین خاں، مسعود حسن رضوی ادیب اور فراق گورکھپوری غزل میں حسن کاری اور اس کے جمالیاتی پہلو کے مداح ہیں۔ رشید احمد صدیقی غزل کو معیار سخن اور اردو شاعری کی آبرو مانتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں

> "غزل جتنی بدنام ہے اتنی ہی مجھے عزیز ہے، شاعری کا ذکر آتے ہی میرا ذہن غزل کی طرف مائل ہو جاتا ہے، غزل کو میں اردو شاعری کی آبرو سمجھتا ہوں۔ ہماری غزل میں اور غزل ہماری تہذیب میں ڈھلی ہے، دونوں کو سمت و رفتار، رنگ و آہنگ، وزن و وقار ایک دوسرے سے ملا ہے۔" جدید غزل، ص:۵

بہر کیف اردو غزل اتنی سخت مخالفت کے باوجود اپنی آب و تاب کے ساتھ اپنا جلوہ بکھیر رہی ہے۔ غزل ہر عہد اور ہر دور میں مقبول رہی۔ غزل کی مقبولیت کے کئی اسباب پیش کئے جاسکتے ہیں۔ جن میں سے چند ذکر کئے جارہے ہیں، غزل کا خاص موضوع عشق ہے، ہم بخوبی واقف ہیں کہ کوئی انسانی دل عشق کے جذبے سے خالی نہیں اور یہ جذبۂ عشق کسی نہ کسی شکل میں ہر فرد کے پاس ہے۔ شاعر اپنی غزلوں میں وہی بیان کرتا ہے جو اس کے دل پر بیتی ہے یا وہ اپنے احساسات و جذبات اور مشاہدات کو بیان کرتا ہے،